© rasailojaraid.com

کرنسی نوٹ، سودی قرضے اور اعضاء کی پیوند کاری

مختلف مکاتب فکر کے علماء کی ایک مشترکہ نشست کی رپورٹ

بھارت کے دارالحکومت دہلی میں اسلامی فقہ اکیڈمی کی دعوت پر جدید مسائل کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے علماء کے ایک سیمینار کی رپورٹ پندرہ روزہ "دیوبند ٹائمز" کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔ اے کاش کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے علماء کرام بھی فرقہ وارانہ مباحث سے بالاتر ہوکر قوم کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لیے اجتماعی سوچ اور مشترکہ محنت کا راستہ اختیار کرسکیں! ؎ شاید کہ اتر جائے کسی دل میں مری بات (مدیر)

اسلامی فقہ اکیڈمی کی دعوت پر دوسرا فقہی سیمینار ہمدرد یونیورسٹی کے کنونشن ہال میں ۸ سے ۱۱ دسمبر تک ہوا جس میں ہندوستان بھر سے ممتاز علماء اور فقہاء کے علاوہ جدید تعلیم یافتہ دانشوروں نے حصہ لیا۔ سیمینار کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں حنفی دیوبندی، بریلوی، شافعی اور مسلک اہل حدیث سے تعلق رکھنے والے نمائندہ حضرات نے کھلی فضا میں زیر بحث مسائل پر غور کیا اور اتفاق رائے سے فیصلے کیے۔ افتتاحی اجلاس میں کویت سے تشریف لانے والے ڈاکٹر جمال الدین عطیہ نے جو فقہ کے ممتاز سکالر ہیں، اپنا کلیدی خطبہ پیش کیا اور پاکستان کے ممتاز عالم و مفتی مولانا محمد رفیع عثمانی نے کرسیٔ صدارت سے انتہائی بلیغ اور بصیرت افروز خطبہ دیا۔ اس سے قبل ڈاکٹر منظور عالم چیئرمین انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹ اسٹڈیز نئی دہلی نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا ...

... کے داعی مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی امین عام فقہ اکیڈمی نے علماء اور فقہاء کے اس نمائندہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ اپریل میں پہلا سیمینار اسی جگہ منعقد ہوا تھا۔ یہ دوسرا موقع ہے کہ ہم یہاں پھر جمع ہوئے ہیں۔ جماعتی اور مسلکی حدبندیوں سے اوپر اٹھ کر ممتاز بالغ نظر فقہاء و اصحاب افتاء کا یہاں سر جوڑ کر بیٹھنا ایک فال نیک اور قابل ذکر امر ہے۔ سیمینار میں دارالعلوم دیوبند کے مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی، مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی اور مفتی سعید احمد پالن پوری، جامعۃ الارشاد اعظم گڑھ کے مولانا مجیب اللہ ندوی، ندوۃ العلماء کے مولانا عتیق احمد اور مولانا برہان الدین سنبھلی، بدایوں سے مفتی مطیع الرحمٰن رضوی، جامعہ سلفیہ بنارس کے ڈاکٹر مقتدیٰ احسن ازہری اور دارالعلوم ماٹلی والا گجرات کے مولانا ابوالحسن علی، علی گڑھ کے ڈاکٹر فضل الرحمٰن ... مسعود عالم کی موجودگی نے مجلس کو ...

© rasailojaraid.com

نمائندہ و باوقار بنا دیا تھا۔ اس سیمینار میں ستر کے قریب علماء اور دانشوروں نے شرکت کی۔

اجلاس میں نوٹ کی شرعی حیثیت، کرنسی پر افراطِ زر کے اثرات اور سرکاری و غیر سرکاری سودی قرضوں سے پیدا ہونے والے فقہی مسائل پر مقالات پڑھے گئے۔ نیز گذشتہ سیمینار میں گڑوی اور اعضاء کی پیوندکاری کی جو بحث نامکمل رہ گئی تھی اس کی تکمیل کے بعد تجاویز کی منظوری دی گئی۔

اجلاس نے اس پر اتفاق کیا کہ سود قطعی حرام ہے۔ اور جس طرح سود لینا حرام ہے اسی طرح سود دینا بھی حرام ہے لیکن سود ادا کرنے کی حرمت بذاتِ خود نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سود خواری کا ذریعہ ہے۔ اس لیے بعض خاص حالات میں عذر کی بنیاد پر سود ادا کر کے قرض لینے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ کون عذر معتبر ہے کون نہیں، نیز کون سی حاجت قابلِ لحاظ ہے اور کون سی نہیں، اس سلسلہ میں اصحابِ فتاویٰ کے مشوروں پر عمل کیا جائے۔

اجلاس نے اس پر بھی اتفاق کیا کہ بعض سرکاری قرضوں میں حکومت کی طرف سے چھوٹ دی جاتی ہے اور سود کے نام سے زائد رقم بھی لی جاتی ہے۔ اگر یہ زائد رقم سبسیڈی کے مساوی یا کم ہو تو یہ زائد رقم شرعاً سود نہیں ہے۔ اجلاس نے ہندوستانی مسلمانوں کی معاشی پسماندگی کے مخصوص پس منظر میں سرکاری بینکوں سے ملنے والے ترقیاتی قرضوں اور ان پر وصول کیے جانے والے سود پر بھی غور و خوض کیا اور طے کیا کہ اسلامی فقہ اکیڈمی علماء اور ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دے جو مسئلے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر ایک رپورٹ پیش کرے تاکہ اگلے سیمینار میں غور کیا جا سکے۔ بحث کے دوران علماء کا عام رجحان تھا کہ ہندوستان اور اس جیسے دوسرے ملکوں کو دار الحرب قرار دے کر سود کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔ اس

دار الامن اور دار الاسلام" پر بحث ہوئی اور مقالات پیش ہوئے ان کی روشنی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو اسلام کی دستوری ہدایات اور قانون بین الممالک کی روشنی میں اس بات پر غور کرے گی کہ آج کے دور میں موجودہ ملکوں کو کتنی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور ان کے کیا احکام ہوں گے اور ان میں بسنے والی مسلم آبادی کا کیا کردار حکومت اور دیگر عوام کے ساتھ ہونا چاہیے۔

سیمینار میں غیر سودی بینک کاری کو بڑھاوا دینے کے لیے ایک جامع خاکہ کی ضرورت سے اتفاق کرتے ہوئے ایک ایسی کمیٹی کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا جس میں علماء کے علاوہ معاشیات اور بینکنگ کے ماہرین بھی شامل ہوں گے۔ کرنسی نوٹوں پر بحث کے بعد اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ شریعت میں نوٹوں کی حیثیت زرِ اصطلاحی و قانونی کی ہے۔ اس لیے ان میں زکوٰۃ واجب ہے۔ سیمینار نے سفارش کی کہ مہر کا تعین سونے اور چاندی کی مقدار میں کی جائے تو عورتوں کے حقوق کا تحفظ ہو گا اور کرنسی کی قوتِ خرید میں خسارہ سے ان پر اثر نہ پڑے گا۔

سیمینار نے اعضاء کی پیوندکاری اور خرید و فروخت پر بھی بحث کی اور تجاویز منظور کی گئیں۔ اس سیمینار نے نئے مسائل کے حل ڈھونڈنے میں علماءِ اسلام کی اجتہادی صلاحیت کا ثبوت پیش کیا ہے اور یہ کہ شریعت ہر زمانہ کے مسائل کا بہتر حل پیش کرتی ہے۔

شاہ ولی اللہ یونیورسٹی گوجرانوالہ

کی تعمیر کے لیے اپنے عطیات اکاؤنٹ نمبر ۱۳۵۵۹ نیشنل بنک آف پاکستان، سٹی برانچ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں جمع کرائیں یا یونیورسٹی کے البلاغ آفس الہلال اینڈ سٹریز نزد چونگی شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ میں پہنچا کر رسید حاصل کریں۔ رابطہ فون ۸۱۶۹۶/ ۵۸۶۸، ۲۲۲۴۸/ ۲۱۱۱۲، ۴۳۴۶۳/ ۵۲۲۰